

۵۔ **شرح :** زندگی کا ایک وقت مقرر ہے، جسے بسر کرنے پر ہم مجبور ہیں۔ ساتھ ہی غم کا سلسلہ لگا ہوا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اصلاً ایک ہیں لہذا ممکن ہی نہیں کہ انسان زندگی کی میعاد پوری کیے بغیر غم سے نجات حاصل کر لے۔ جب دونوں چیزیں اصل میں ایک ہوئیں تو ہر حال میں ساتھ ساتھ رہیں گی اور دونوں اکٹھی ختم ہوں گی۔

یہ بھی ایک حکیمانہ نکتہ ہے، جو نہایت پُر تاثر انداز میں بیان کیا گیا ہے زندگی نام ہے احساسات و ادراکات کا۔ جب تک قوتِ احساس باقی ہے، انسان کے لیے ممکن ہی نہیں کہ اس دنیا میں چلے پھرے، زندگی گزارے اور ماحول سے متاثر نہ ہو۔ یہ تاثر بعض اوقات وقتی طور پر مسرت و نشاط بھی پیدا کرتا ہے، لیکن انجام اس کا بھی غم کے سوا کچھ نہیں۔ مثلاً کوئی اچھی چیز کھاٹی یا دیکھی، پھر وہ چھٹی یا جاتی رہی، جس کا نتیجہ غم کے سوا کچھ نہیں ہو سکتا۔ غرض جب تک دنیا کی احساس بھری زندگی قائم ہے۔ غم زندگی کے لیے ایک ناگزیر شے ہے، جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کی کوئی صورت نہیں۔ غم اسی وقت جاٹے گا، جب زندگی ختم ہوگی اور زندگی کے غموں کی کوئی حد و نہایت نہیں ہے۔

۶۔ **لغات -** بواہوس : ہوا و ہوس سے بھرا ہوا، یعنی غیر۔
شرح : مرزا غالب نے قاضی عبدالجلیل جنوں کو اس شعر کی شرح کرتے ہوئے لکھا ہے :

”مولوی صاحب ! کیا لطیف معنی ہیں ! داد دینا۔ حسنِ عارض اور حسنِ ظن دو صفتیں محبوب میں جمع ہیں، یعنی صورت اچھی ہے اور گمان اس کا صحیح ہے، کبھی خطا نہیں کرتا اور یہ گمان اس کو بہ نسبت اپنے ہے کہ میرا مارا کبھی نہیں بچتا اور میرا تیر غمزدہ خطا نہیں کرتا پس جب اس کو اپنے اوپر ایسا بھروسہ ہے تو رقیب کا امتحان کیوں